

کتاب یوایل اور لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر آٹھ

Jeff Pippenger

2025-12-09

نمبر آٹھ

وہ علم کیسے سکھائے گا؟ اور کس کو تعلیم کی سمجھ عطا کرے گا؟ اُن کو جو دودھ سے چھڑائے گئے ہیں اور چھاتیوں سے الگ کیے گئے ہیں۔

کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ۔ کیونکہ ہکلاتے ہونٹوں اور ایک دوسری زبان کے ساتھ وہ اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اُس نے کہا: یہی وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندے کو آرام دے سکتے ہو، اور یہی وہ تازگی ہے؛ مگر وہ سننا نہ چاہتے تھے۔

لیکن خداوند کا کلام اُن کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ ذرا یہاں، ذرا وہاں؛ تاکہ وہ جائیں، اور پیچھے کی طرف گریں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھنس جائیں، اور پکڑے جائیں۔

پس اے تم استہزاء کرنے والو، جو یروشلیم کی اس قوم پر حکومت کرتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔ کیونکہ تم نے کہا ہے، ہم نے موت کے ساتھ عہد باندھا ہے اور پاتال کے ساتھ ہم نے سمجھوتہ کیا ہے؛ جب طغیانی کرتی ہوئی بلا گزرے گی تو وہ ہم تک نہ پہنچے گی، کیونکہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہگاہ بنایا ہے اور باطل کے زیر سایہ ہم نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے۔ اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں صیون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہوں، آزمودہ پتھر، قیمتی کونے کا پتھر، مضبوط بنیاد؛ جو ایمان لائے گا وہ جلدبازی نہ کرے گا۔ اور میں انصاف کو ریسمان کی طرح اور راستبازی کو شاقول کی طرح ٹھیراؤں گا؛ اور اولے جھوٹ کی پناہ کو بہالے جائیں گے اور پانی چھینے کی جگہ کو ڈبو دیں گے۔ اور تمہارا موت کے ساتھ عہد کالعدم ہو جائے گا، اور تمہارا پاتال کے ساتھ سمجھوتہ قائم نہ رہے گا؛ جب طغیانی کرتی ہوئی بلا گزرے گی، تو تم اسی سے پامال کیے جاؤ گے۔ اشعیاہ 9:28-18.

وہ تمسخر کرنے والے مرد جو یروشلیم پر حکومت کرتے ہیں، لاودیکہائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کے قائدین ہیں، جنہیں چند آیات پہلے پسعیاہ نے "افرائیم کے شرابی" اور "غرور کا تاج" کے طور پر شناخت کیا ہے۔ پنتیکسٹ کے دن پطرس نے اُن لوگوں کو جواب دیا جو یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ پیغام شرابی آدمیوں کی طرف سے سنایا جا رہا ہے۔ بارش اخیر کا زمانہ ایک سچی اور ایک جھوٹی بارش اخیر کے پیغام سے متعلق ہے۔ خداوند کی طرف سے آنے والا پیغام ہمیشہ عبادت گزاروں کے دو طبقے پیدا کرتا ہے، اور دونوں طبقے شراب پیتے ہیں۔ مقدس پیغام، یا مقدس مئے وہی چیز ہے جو یوایل میں بے وفاؤں کے منہ سے کاٹ دی گئی ہے۔

جاگو، اے شرابیوں، اور روؤ؛ اور نوحہ کرو، اے سب شراب پینے والو، نئی شراب کے سبب سے؛ کیونکہ وہ تمہارے منہ سے کٹ گئی ہے۔ یوئیل 1:5۔

یوایل باب اول میں تاکستان کے بدکار مزارعین، جو لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی نمائندگی کرتے ہیں، اس بات کے حوالے سے کہ "نئی مے" ان کے منہ سے "کٹ گئی" ہے، مذمت کیے جاتے ہیں اور ان پر عدالت کی جاتی ہے۔ خدا نے بدکار شرابی مزارعین سے اخیر کی بارش میں اپنی روح کے انڈیلے جانے کو—جو "غلہ کی قربانی" اور "مشروب کی قربانی" سے ظاہر کیا جاتا ہے—کاٹ دیا یا روک لیا ہے۔

خوردنی قربانی اور سیلانی قربانی خداوند کے گھر سے بند ہو گئی ہے؛ کاہن، خداوند کے خادم، ماتم کرتے ہیں۔ کھیت برباد ہو گیا، زمین نوحہ کرتی ہے؛ کیونکہ اناج برباد ہوا ہے۔ نئی مے خشک ہو گئی ہے، اور تیل کا قحط ہے۔ شرم کرو، اے کاشتکارو؛ چلاؤ، اے تاکبانو، گندم اور جو کے لیے؛ کیونکہ کھیت کی فصل ہلاک ہو گئی ہے۔ تاک خشک ہو گئی ہے، اور انجیر کا درخت مضمحل ہے؛ انار کا درخت، کھجور اور سیب بھی، بلکہ کھیت کے سب درخت سوکھ گئے ہیں؛ کیونکہ بنی آدم سے خوشی جاتی رہی ہے۔ کمر باندھو اور ماتم کرو، اے کاہنو؛ چلاؤ، اے مذبح کے خادمو؛ آؤ، ٹاٹ اوڑھ کر رات بھر پڑے رہو، اے میرے خدا کے خادمو؛ کیونکہ خوردنی قربانی اور سیلانی قربانی تمہارے خدا کے گھر سے روک دی گئی ہے۔ مقدس روزہ مقرر کرو، مقدس محفل بلاؤ، بزرگوں کو اور ملک کے سب باشندوں کو خداوند تمہارے خدا کے گھر میں جمع کرو اور خداوند سے فریاد کرو: ہائے اُس دن کے لیے! کیونکہ خداوند کا دن نزدیک ہے، اور وہ قادر مطلق کی طرف سے ہلاکت کی مانند آئے گا۔ کیا ہماری آنکھوں کے سامنے خوردنی چیزیں کٹ نہ گئیں؟ ہاں، ہمارے خدا کے گھر سے خوشی اور شادمانی بھی۔ یوایل 16:1-9۔

جب اشعیاء کے "افرائیم کے شرابی" یوایل میں "بیدار" ہوتے ہیں، تو وہ جن حالات میں جاگتے ہیں وہ پچھلی بارش کا پیغام ہے، جسے "نئی مے" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسے خدا کے برگزیدہ عہد کے لوگوں سے روک رکھا گیا ہے۔ اس عبارت میں "Corn" اناج کے لیے ایک عمومی لفظ ہے، اور خدا کا کلام آسمانی روٹی ہے اور اس عبارت میں یہ "ضائع" ہو گیا ہے۔

"نئی مے" وہ موجودہ حق کا پیغام ہے جو 9/11 کے موقع پر آیا۔ "نئی مے خشک ہو گئی" اور "منقطع ہو گئی"، "نئی مے" کے بارے میں، صرف وہی لوگ پہچانتے ہیں جو یرمیاہ کے "پرانے" راستوں کی طرف لوٹتے ہیں، کیونکہ "نیا" پیغام ہمیشہ "پرانے" پیغام کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔ "خشک ہو گئی" کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ عبرانی میں "شرمندہ ہونا" کے معنی رکھتا ہے۔

جو لوگ "شرمندہ" ہیں وہ یوایل اور انبیا کا ایک بنیادی موضوع ہیں۔ افرائیم کے شرابی اپنے جعلی "آخری بارش" کے پیغام پر شرمندہ ہیں، جسے اکثر "امن و سلامتی" کا پیغام کہا جاتا ہے۔ اناج، نئی مے اور تیل کی تین علامتیں آخری بارش کے پیغام کی نمائندگی کرتی ہیں۔ آخری بارش کو روح القدس کے افاضے کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔

روح القدس کا کام یہ ہے کہ وہ گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں قائل کرے، اور بالکل اسی ترتیب سے۔ خدا کا کلام گناہ پر قائل کرتا ہے، اور اس کی نمائندگی "اناج" سے کی گئی ہے۔ "نئی مے" کا ہونا ان کی شناخت ہے جو روح القدس کے حامل ہیں، جس کی نمائندگی "بارش" سے اور "مے" سے بھی کی جاتی ہے، کیونکہ "بارش" اور "مے" دونوں کو پیغام یا تعلیم کے طور پر باسانی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

تو بھی میں تم سے سچ کہتا ہوں؛ تمہارے لیے یہ بہتر ہے کہ میں چلا جاؤں، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دہندہ تمہارے پاس نہ آئے گا؛ لیکن اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو وہ گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں دنیا کو قائل کرے گا: گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے؛ راستبازی کے بارے میں اس لیے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھ پر نہ دیکھو گے؛ عدالت کے بارے میں اس لیے کہ اس جہان کے رئیس پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ میرے پاس ابھی بھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہوں، مگر تم ابھی انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ، یعنی روح حق، آئے گا تو وہ تمہیں ساری سچائی میں راہنمائی کرے گا، کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا، اور آئندہ کی باتیں تمہیں بتائے گا۔ یوحنا 16:7-13۔

یوئیل کا "اناج" کلام خدا ہے، جو "گناہ" کے بارے میں قائل کرتا ہے۔ "راستبازی" ان میں ظاہر ہوتی ہے جنہوں نے اپنی انسانیت کو الوہیت کے ساتھ "حاضرہ سچائی" کے پیغام کے ذریعے، جسے "نئی" (حاضرہ سچائی) "مے" (پیغام) کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جوڑ لیا ہے۔ "تیل" "عدالت" کی علامت ہے، کیونکہ

"عدالت" اس بات پر مبنی ہے کہ جن کا فیصلہ ہو رہا ہے اُن کے پاس "تیل" ہے یا نہیں۔ یوئیل کے اناج، نئی مے اور تیل کا مطلب گناہ، راستبازی اور عدالت کے باپ میں قائل کرنا ہے۔ روح القدس کے کام کے تمام عناصر، جو آخری بارش کے انڈیلے جانے سے متعلق ہیں، اُن سچائیوں پر مشتمل ہیں جو 9/11 سے شروع ہو کر لاوڈیکائی ایڈونٹزم کو آزمائیں گی، جب یوئیل انہیں "جاگو!" کا حکم دیتا ہے۔

پیغام آخری بارش کی تین علامتیں مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں کے پیغامات سے مطابقت رکھتی ہیں، اور "کاشتکار" "شرمندہ" ہوں اور "تاکبان" "نوحہ" کریں۔ یوایل میں خدا کی قوم کبھی شرمندہ نہیں ہوگی۔

اور تم جان لو گے کہ میں اسرائیلی کے درمیان ہوں، اور یہ کہ میں خداوند، تمہارا خدا ہوں، اور میرے سوا کوئی نہیں؛ اور میری قوم کبھی شرمندہ نہ ہوگی۔ یو ایل 2:27۔

کسان اور تاکستان کے باغبان شرمندہ ہیں اور نوحہ کرتے ہیں کیونکہ جو جعلی پچھلی بارش کا پیغام وہ پیش کرتے ہیں، وہ اس تاکستان میں زندگی پیدا کرنے سے عاجزے جس کی دیکھ بھال ان کے سپرد کی گئی تھی۔ ایڈونٹسٹ تحریک کو اپنی نیبہ سے معلوم ہے کہ انہیں پچھلی بارش کے تجربے کی تکمیل کے لیے بلایا گیا تھا، مگر کھیتوں کے پھل مرجھا گئے ہیں۔ وہ شرمندہ ہیں اور بالخصوص "گندم" اور "جو" کے لیے روتے ہیں۔ "جو" کے پہلے پھل کی قربانی، جو مسیح کی قیامت کے دن پیش کی گئی، پنٹکست کے اس دور کا آغاز تھی جو پنٹکست کے دن "گندم" کے پہلے پھل کی قربانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ افرائیم کے شرابی شرمندہ ہیں کیونکہ وہ پنٹکست کے دور کے غلط رخ پر کھڑے ہیں، جو 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک دہرایا جاتا ہے، جب پچھلی بارش برس رہی ہوتی ہے۔

بہت سے لوگ بڑی حد تک ابتدائی بارش کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے وہ تمام برکات حاصل نہیں کیں جو خدا نے اس طرح اُن کے لیے مہیا کی ہیں۔ وہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ کمی آخری بارش سے پوری ہو جائے گی۔ جب فضل کی سب سے فراوان دولت نازل کی جائے گی، تو وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اسے پانے کے لیے اپنے دل کھول دیں گے۔ وہ ایک سنگین غلطی کر رہے ہیں۔ وہ کام جو خدا نے اپنے نور اور معرفت عطا کر کے انسانی دل میں شروع کیا ہے، مسلسل آگے بڑھتا رہنا چاہیے۔ ہر شخص کو اپنی ضرورت کا احساس ہونا چاہیے۔ دل کو ہر ناپاکی سے خالی کیا جائے اور روح کے بسنے کے لیے پاک کیا جائے۔ گناہ کے اعتراف اور اس کے ترک، دل سوز دعا، اور اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنے کے وسیلہ سے ہی ابتدائی شاگردوں نے یوم پنٹکست پر روح القدس کے افاضہ کے لیے تیاری کی۔ یہی کام، مگر زیادہ درجے میں، اب کیا جانا ضروری ہے۔ تب انسان کو صرف برکت مانگنی تھی، اور یہ انتظار کرنا تھا کہ خداوند اس کے بارے میں اپنے کام کو کامل کرے۔ یہ خدا ہی ہے جس نے اس کام کی ابتداء کی، اور وہی اپنے کام کو مکمل کرے گا، انسان کو یسوع مسیح میں کامل بناتے ہوئے۔ لیکن اس فضل کی غفلت نہیں ہونی چاہیے جس کی نمائندگی ابتدائی بارش کرتی ہے۔ صرف وہی لوگ جو اپنے پاس موجود نور کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، زیادہ نور پائیں گے۔ جب تک ہم فعال مسیحی اوصاف کی عملی نمود میں روز بروز آگے نہ بڑھیں، ہم آخری بارش میں روح القدس کے ظہور کو نہ پہچانیں گے۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے چاروں طرف کے دلوں پر برس رہی ہو، لیکن ہم نہ اسے پہچانیں گے اور نہ ہی قبول کریں گے۔ Testimonies to Ministers, 506, 507۔

جس سلسلے کو سسٹر وائٹ "پنٹکست کا موسم" کہتی ہیں، اس کے تناظر میں "پہلی بارش" یہ تھی کہ مسیح اپنی قیامت کے بعد آسمانی ملاقات سے اتر کر آئے اور شاگردوں پر سانس پھونکی۔ اسی تناظر میں "آخری بارش" پنٹکست تھا۔ پنٹکست کے موسم کے آغاز (الف) پر یہ گویا چند بوندیں تھیں جب شاگردوں پر سانس پھونکی گئی، اور اختتام (اومیگا) پر وہی شاگرد جن پر سانس پھونکی گئی تھی، آگ کی زبانوں میں بولتے ہوئے ساری دنیا تک خطاب کر رہے تھے۔ ابتدا اور انتہا دونوں میں روح القدس کا ظہور۔ ابتدا میں الوہیت پیغام کے ذریعے روح القدس کو انسانیت تک پہنچا رہی تھی، اور اختتام پر زبانوں (انسانیت) اور آگ (الوہیت) کی نمائندگی میں الوہیت اور انسانیت متحد ہو کر پیغام کے ذریعے

روح القدس کو انسانیت تک پہنچا رہے تھے۔ آغاز میں جو کے پہلے پہل کی پیشکش مسیح کے جی اُٹھنے کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور پنتکست کے پہلے پہل کی پیشکش میں گندم کی دو روٹیاں پنتکست کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔

وہ دو روٹیاں واحد قربانی تھیں جن میں خمیر شامل تھا، جو گناہ کی علامت ہے۔ روٹیاں پکی ہوئی تھیں، اس طرح گناہ کے ازالے کی نمائندگی کرتی تھیں، مگر یہ حقیقت برقرار رکھتے ہوئے کہ لہرانے کی وہ دو روٹیاں—جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتی تھیں—ایسے مرد و زن تھے جو گنہگار تھے لیکن ملاکی باب تین میں عہد کے پیامبر کے ذریعے اُن گناہوں سے پاک کیے گئے تھے۔ چنانچہ پنتکست کے موسم کا الفا آسمانی روٹی کا اپنے شاگردوں کو تعلیم دینا تھا، اور اسی موسم کا اومیگا انہی شاگردوں کو دو روٹیوں کی صورت میں مجسم کرتا تھا جو آسمان کی طرف اٹھائی گئیں۔ یوں، الوہیت اور انسانیت کی علامت یعنی آگ کی زبانیں، اور لہرانے کی قربانی کا اٹھایا جانا—جو شاگردوں کے پیغام کو دنیا تک لے جانے کی تمثیل تھا—مل کر یہ واضح کرتے ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کو ایسی قربانی کے طور پر اٹھایا جانا ہے جو یسوع مسیح کی کامل نمائندگی کرتی ہے، اور یسوع مسیح ظاہر کرتے ہیں کہ الوہیت جب انسانیت کے ساتھ متحد ہوتی ہے تو گناہ نہیں کرتی۔

"پہلی بارش" حاصل کرنے میں ناکام رہ کر یہ توقع رکھنا کہ "خدا نے" "پہلی بارش" کے ساتھ جو "تمام فوائد" عطا کیے تھے اُن کی "کمی" "بعد کی بارش" سے پوری ہو جائے گی، "انتہائی سنگین غلطی" ہے۔ "پہلی بارش" یرمیاہ کے "پرانے راستے" ہیں، جنہیں 9/11 پر چلنے کے راستے کے طور پر شناخت کیا گیا تھا۔ یہ ایک "انتہائی سنگین غلطی" اور ساتھ ہی "زور آور گمراہی" بھی ہے جو لوگوں کو یہ سمجھنے پر لے جاتی ہے کہ ان کے پاس "بعد کی بارش" کا وہ پیغام ہے جو چٹان پر قائم ہے، مگر آخر کار وہ پاتے ہیں کہ ان کا پیغام ریت پر بنا تھا۔

پطرس پچھلی بارش کے زمانے میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اپنی نمائندگی کرتے ہوئے یہ براہ راست بتانے میں شرمندہ نہ تھا کہ کون نشہ میں تھا اور کون نہیں تھا۔ تمام نبی آخری ایام کی بات کرتے ہیں، اور یوایل "افرائیم کے شرابیوں" کی بیداری کی نشاندہی کرتا ہے، جو اس واضح ثبوت کا سامنا کر رہے ہیں کہ پچھلی بارش کی قدرت کے تحت تیسرے فرشتے کی بلند پکار سننے والے لوگ ہونے کا امتیاز ہمیشہ کے لیے ان سے لے لیا گیا ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار پچھلی بارش کے زمانے میں 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک تیار ہوتے اور مہر بند کیے جاتے ہیں۔ وہ وہی ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے چلتے ہیں۔

پنتیکست کے موقع پر پطرس اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو پچھلی بارش کا پیغام سناتے ہیں، اور وہ اس کی بنیاد کتاب یوایل پر رکھتا ہے۔ یہودیوں کو، جنہیں اپنی پوری تاریخ میں عید پنتیکست منانے کی ذمہ داری دی گئی تھی، پطرس یہ بتا رہا تھا کہ وہ پنتیکست جس کی طرف تمام سابقہ پنتیکست اشارہ کرتی آئی تھیں، اب پوری ہو رہی ہے۔ افرائیم کے شرابی بابل کی شراب سے اس قدر مست تھے کہ جب پطرس اور باقی گیارہ کتاب یوایل کے سیاق و سباق میں پچھلی بارش کا پیغام پیش کر رہے تھے تو انہوں نے ان پر نشہ میں ہونے کا الزام لگایا۔ جب یوایل کے پہلے باب کی آیت پانچ میں افرائیم کے شرابی "جاگتے" ہیں، تو وہ پچھلی بارش کے آزمائشی عمل سے دوچار ہوتے ہیں جہاں دو طبقے تشکیل پاتے ہیں۔ اس آزمائشی عمل میں ایک طبقہ پچھلی بارش کے پیغام کو پہچان لیتا ہے اور دوسرا نہیں۔

ہمیں پچھلی بارش کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اُن سب پر آنے والی ہے جو ہم پر گرتی ہوئی فضل کی شبیم اور بارشوں کو پہچانیں اور اپنائیں۔ جب ہم روشنی کے ٹکڑے سمیٹتے ہیں، جب ہم اُس خدا کی یقینی رحمتوں کی قدر کرتے ہیں جو یہ پسند کرتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسا کریں، تب ہر وعدہ پورا ہوگا۔ "کیونکہ جیسے زمین اپنی کونپلیں نکالتی ہے اور جیسے باغ اپنی بوئی ہوئی چیزوں

کو اگاتا ہے، ویسے ہی خداوند خدا سب قوموں کے سامنے راستبازی اور حمد کو پھوٹ نکلنے دے گا۔" یسعیاہ 61:11۔ ساری زمین خدا کے جلال سے معمور ہو جائے گی۔ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، 984۔

'پہچانا' کا مطلب 'یاد کرنا یا علم کو دوبارہ حاصل کرنا' ہے، کیونکہ آخری بارش کے پیغام کو ماضی کی مقدس تواریخ کے ذریعے پہچانا جاتا ہے جو آخری بارش کی تاریخ کو نمایاں کرتی ہیں۔ عید پنتیکست پر پطرس کے واقعے کو اُس تاریخی ڈھانچے کے اندر رکھا گیا تھا جو یویل نے پیش کیا تھا۔ یویل کے تناظر اور پطرس کی تکمیل نے مل کر 1844 کی آدھی رات کی پکار کی تاریخ کے لیے دو گواہ فراہم کیے۔ ان تین گواہوں (اور دیگر) کو آخری بارش کی تاریخ، تناظر اور پیغام کی مثالوں کے طور پر 'پہچانا' جانا چاہیے۔

جب مسیح آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد واپس آئے اور انہوں نے شاگردوں پر دم پھونکا، تو یہ پنتیکست کے عظیم افاضے سے پہلے کے "چند قطرے" تھے۔ ابتدا اور اختتام دونوں پر روح القدس کے انڈیلے جانے کا ظہور ہوا۔ مسیح کی طرف سے اپنے شاگردوں پر یہ چند قطرے پنتیکست کے دور کا الفا ہیں، جو اومیگا پر، یعنی شاگردوں کی طرف سے پیغام کے دنیا پر انڈیلے جانے کے ساتھ، ختم ہوتا ہے۔ الفا کی نشانی جو کے پہلے پھل کی قربانی ہے اور اختتام گندم کے پہلے پھل کی قربانی پر ہوتا ہے۔ آخری بارش کی ابتدا کی نشاندہی 9/11 کے دن نیویارک سٹی کی عظیم عمارتوں کے گرائے جانے سے ہوئی۔ یہ اس تاریخ کے آغاز کی علامت ہے جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے۔ 9/11 جو کے پہلے پھل کی قربانی کی نمائندگی کرتا ہے اور اتوار کا قانون گندم کے پہلے پھل کی قربانی ہے۔

افرائیم کے شرابی اس حقیقت سے بیدار کیے جاتے ہیں کہ ان کی بادشاہی ان سے لے لی جائے گی اور ایسے لوگوں کو دے دی جائے گی جو مناسب پھل لائیں گے۔ یوایل شرابیوں کی نافرمانی کو یوں ظاہر کرتا ہے کہ وہ بتاتا ہے کہ "نذر آرد" اور "نذر شراب" خداوند کے گھر سے منقطع کر دی گئی ہیں اور یہ کہ "نئی مے" ان کے منہ سے کاٹ دی گئی ہے۔ "نئی مے" عبرانی میں تازہ نچوڑا ہوا رس ہے، لیکن آیت پانچ میں جس "مے" کو شرابی پیتے ہیں وہ خمیر شدہ رس ہے۔ مے کی دو اقسام ہیں جو تعلیم کی نمائندگی کرتی ہیں، اور یوایل کے سیاق میں یہ تعلیم "آخری بارش" کا پیغام ہے۔ افرائیم کے شرابی خمیر شدہ رس پیتے رہے ہیں، اور وہ "نئے" تازہ نچوڑے ہوئے رس سے "کاٹ" دیے گئے ہیں۔ مے کی دو اقسام آخری بارش کے دو پیغامات کی نمائندگی کرتی ہیں، اور شرابی پاکیزہ پیغام سے "کٹ" گئے ہیں۔ عبرانی میں جس لفظ کا ترجمہ "کاٹ دینا" کیا گیا ہے وہ قدیم عہد کی اس رسم پر مبنی ہے جس میں جانوروں کو کاٹ کر ان کے حصوں کے درمیان سے گزرا جاتا تھا۔ "کاٹ دیا جانا" خدا کے عہد کے لوگوں کے طور پر رد کر دیے جانے کے مترادف ہے۔

کتاب یوئیل آخری ایام میں خدا کے لوگوں کی نشاندہی کرتی ہے، جس کا آغاز ملرائٹس سے ہوتا ہے جو سن 1798ء میں کتابِ دانی ایل کی مہر کھلنے کے نتیجے میں وجود میں آئے، اور اختتام ایک لاکھ چوالیس ہزار پر ہوتا ہے جو سن 1989ء میں کتابِ دانی ایل کی مہر کھلنے کے نتیجے میں وجود میں آئے ہیں۔ ابتدا میں روح القدس کے افاضے کی نمائندگی اُس مدت سے کی گئی جو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ سے شروع ہو کر 22 اکتوبر 1844ء کی مایوسی تک رہی۔ اُس تاریخ نے انجیل متی باب 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کیا، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں حرف بہ حرف دوبارہ دہرائی جاتی ہے۔

"متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کو واضح کرتی ہے۔" دی گریٹ کانٹروورسی، 393۔

"اکثر میری توجہ دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف دلائی جاتی ہے، جن میں سے پانچ دانشمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور پوری ہوگی، کیونکہ اس کا خاص

اطلاق اسی زمانہ پر ہوتا ہے، اور تیسرے فرشتہ کے پیغام کی مانند یہ پوری ہو چکی ہے اور زمانہ کے اختتام تک موجودہ سچائی کے طور پر برقرار رہے گی۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 19 اگست، 1890ء۔

ایک دنیا بدی، فریب اور گمراہی میں، موت کے عین سائے میں پڑی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ انہیں جگانے کے لیے روح کی مشقت اور تڑپ کس کے دل میں ہے؟ کون سی آواز ان تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا ذہن اس مستقبل کی طرف چلا جاتا ہے جب اعلان ہوگا، 'دیکھو، ڈولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو۔' لیکن کچھ اپنے چراغوں کو بھرنے کے لیے تیل لینے میں دیر کر چکے ہوں گے، اور بہت دیر سے انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کردار، جسے تیل سے تعبیر کیا گیا ہے، منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تیل مسیح کی راستبازی ہے۔ یہ کردار کی نمائندگی کرتا ہے، اور کردار منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی شخص اسے کسی اور کے لیے حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک کو اپنے لیے ایسا کردار حاصل کرنا ہوگا جو گناہ کے ہر داغ سے پاک کیا گیا ہو۔ بائبل ایکو، 4 مئی، 1896ء۔

وہ کون ہیں جو بدی میں پڑی ہوئی دنیا کو بیدار کرنے کے لیے روح کا کرب محسوس کر رہے ہیں؟ یوئیل اس سوال کا جواب دیتا ہے:

اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا، کیونکہ کوہ صیون اور یروشلم میں نجات ہوگی، جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہے، اور ان بقیہ میں بھی نجات ہوگی جنہیں خداوند بلائے گا۔ یوئیل 2:32۔

ہم ان باتوں کا سلسلہ اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

یسوع کے جی اٹھنے کے دن کے آخری پہر، شاگردوں میں سے دو عمواس کی راہ پر تھے، جو یروشلم سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ یہ شاگرد مسیح کی خدمت میں نمایاں حیثیت کے حامل نہ تھے، مگر وہ اس پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ وہ فسح منانے کے لیے شہر آئے تھے اور حال ہی میں پیش آنے والے واقعات سے سخت الجھن میں تھے۔ انہوں نے صبح یہ خبر سنی تھی کہ مسیح کا جسد قبر سے ہٹا دیا گیا ہے، اور ان عورتوں کا بیان بھی سنا تھا جنہوں نے فرشتوں کو دیکھا تھا اور یسوع سے ملاقات کی تھی۔ اب وہ غور و فکر اور دعا کے لیے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ غمگین ہو کر وہ شام کی چہل قدمی جاری رکھتے ہوئے مقدمے اور مصلوب کیے جانے کے مناظر پر گفتگو کر رہے تھے۔ اس سے پہلے وہ کبھی اتنے دل شکستہ نہ ہوئے تھے۔ امید سے عاری اور ایمان سے خالی، وہ صلیب کے سایے میں چل رہے تھے۔

وہ اپنے سفر میں ابھی زیادہ دور نہیں بڑھے تھے کہ ایک اجنبی ان کے ساتھ آ ملا، مگر وہ اپنی اداسی اور مایوسی میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ انہوں نے اسے غور سے نہ دیکھا۔ وہ اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے اپنے دلوں کے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ وہ ان تعلیمات کے بارے میں استدلال کر رہے تھے جو مسیح نے دی تھیں، جنہیں وہ سمجھنے سے قاصر دکھائی دیتے تھے۔ جب وہ پیش آنے والے واقعات کا ذکر کر رہے تھے تو یسوع انہیں تسلی دینے کا مشتاق تھا۔ اس نے ان کا غم دیکھا تھا؛ وہ ان باہمی متصادم اور الجھانے والے خیالات کو سمجھتا تھا جو ان کے ذہن میں یہ خیال لاتے تھے: کیا یہ شخص، جس نے اپنے آپ کو اتنی رسوائی برداشت کرنے دی، مسیح ہو سکتا ہے؟ ان کا غم قابو میں نہ رہا، اور وہ رو پڑے۔ یسوع جانتا تھا کہ ان کے دل محبت میں اس کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں، اور وہ ان کے آنسو پونچھ دینے اور انہیں خوشی و مسرت سے بھر دینے کا مشتاق تھا۔ لیکن پہلے اسے انہیں ایسے سبق دینا تھے جو وہ کبھی نہ بھولیں گے۔

'اس نے ان سے کہا، جب تم چل رہے ہو اور اداس ہو تو آپس میں کیسی باتیں کر رہے ہو؟ اور ان میں سے ایک، جس کا نام کلیوپاس تھا، جواب میں اس سے کہنے لگا، کیا تو یروشلم میں اکیلا پردیسی ہے، اور ان باتوں کو نہیں جانتا جو ان دنوں وہاں واقع ہوئی ہیں؟' انہوں نے اپنے استاد کے بارے میں اپنی مایوسی اسے بتائی کہ وہ 'خدا اور سب لوگوں کے سامنے کام اور کلام میں قادر نبی تھا؛' لیکن 'سردار کاہنوں اور ہمارے حاکموں نے، انہوں نے کہا، اسے موت کی سزا دلوانے کے لیے حوالہ کر

دیا، اور اسے مصلوب کر دیا۔' مایوسی سے دکھے ہوئے دلوں اور کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ انہوں نے مزید کہا، 'ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ وہی اسرائیل کو چھڑائے گا؛ اور ان سب باتوں کے سوا آج ان باتوں کو ہوئے تیسرا دن ہے۔'

تعب نے کہ شاگردوں کو مسیح کے کلمات یاد نہ رہے، اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ انہوں نے ان واقعات کی پیشگوئی کی تھی جو بالفعل ہو چکے تھے! انہیں یہ ادراک نہ ہوا کہ ان کے بیان کا آخری حصہ بھی پہلے حصے کی طرح یقینی طور پر پورا ہوگا، یعنی تیسرے دن وہ پھر جی اٹھیں گے۔ یہ وہ حصہ تھا جسے انہیں یاد رکھنا چاہیے تھا۔ کابنوں اور حاکموں نے یہ نہیں بھلایا۔ اُس دن جو تیاری کے دن کے بعد تھا، سردار کابن اور فریسی جمع ہو کر پیلاطس کے پاس گئے اور کہنے لگے، حضور، ہمیں یاد ہے کہ اُس فریسی نے جب وہ ابھی زندہ تھا کہا تھا، تین دن کے بعد میں پھر جی اٹھوں گا۔ متی 27:62، 63۔ لیکن شاگردوں کو یہ باتیں یاد نہ رہیں۔

'پھر اُس نے اُن سے کہا، اے نادانو اور کند دل لوگو کہ تم جو کچھ نبیوں نے کہا ہے اُس پر ایمان لانے میں سست ہو: کیا لازم نہ تھا کہ مسیح یہ باتیں سہتا اور اپنے جلال میں داخل ہوتا؟' شاگردوں کو حیرت تھی کہ یہ اجنبی کون ہو سکتا ہے، جو اُن کی روحوں کی گہرائیوں تک اُتر جاتا تھا، اور ایسی سنجیدگی، نرمی اور ہمدردی کے ساتھ، اور ایسی امید افزا انداز میں گفتگو کرتا تھا۔ مسیح کے ساتھ غداری کے بعد پہلی بار انہیں امید محسوس ہونے لگی۔ وہ اکثر اپنے رفیق کی طرف غور سے دیکھتے اور سوچتے کہ اس کے الفاظ تو بالکل وہی ہیں جو مسیح فرماتے۔ وہ حیرت سے بھر گئے، اور اُن کے دل خوشی بھری توقع سے دھڑکنے لگے۔

موسیٰ سے، جو بائبل کی تاریخ کی ابتدا ہیں، مسیح نے تمام صحائف میں اپنی بابت باتوں کو کھول کر بیان کیا۔ اگر وہ پہلے ہی اُن پر اپنی ذات کو ظاہر کر دیتا تو اُن کے دل تسلی پا لیتے۔ خوشی کی پریوری میں انہیں کسی اور چیز کی طلب نہ رہتی۔ لیکن اُن کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ عہد عتیق کے نمونوں اور نبوتوں کے ذریعے اُس کے حق میں دی گئی گواہی کو سمجھیں۔ ان ہی پر اُن کا ایمان قائم ہونا ضروری تھا۔ مسیح نے انہیں قائل کرنے کے لیے کوئی معجزہ نہ کیا، بلکہ اُس کا پہلا کام یہی تھا کہ وہ صحائف کو کھول کر سمجھائے۔ وہ اُس کی موت کو اپنی ساری امیدوں کی بربادی سمجھتے تھے۔ اب اُس نے انبیا کے کلام سے دکھایا کہ یہی اُن کے ایمان کے لیے سب سے قوی ثبوت تھا۔

ان شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے، یسوع نے عہد عتیق کی اہمیت کو اس کے مشن کی گواہی کے طور پر ظاہر کیا۔ اب بہت سے خود کو مسیحی کہنے والے عہد عتیق کو یہ کہہ کر ترک کر دیتے ہیں کہ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ لیکن یہ مسیح کی تعلیم نہیں ہے۔ وہ اسے اتنی اہمیت دیتے تھے کہ ایک موقع پر انہوں نے فرمایا، 'اگر وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے، تو اگرچہ کوئی مردوں میں سے بھی جی اٹھے، تب بھی وہ قائل نہ ہوں گے۔' لوقا 16:31۔

یہ مسیح کی آواز ہے جو آدم کے ایام سے لے کر زمانے کے اختتامی مناظر تک، آباء اور انبیا کے ذریعے بولتی ہے۔ نجات دہندہ عہد عتیق میں بھی اتنی ہی وضاحت سے منکشف ہیں جتنی عہد جدید میں۔ ماضی کے انبیا کی پیشگوئیوں کی یہی روشنی مسیح کی زندگی اور عہد جدید کی تعلیمات کو وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ نمایاں کرتی ہے۔ مسیح کے معجزات اُن کی الوہیت کا ثبوت ہیں؛ لیکن اس سے بھی زیادہ قوی ثبوت کہ وہ جہان کے فادی ہیں، عہد عتیق کی پیشگوئیوں کا عہد جدید کی تاریخ سے تقابل کرنے سے ملتا ہے۔

نبوت کی بنیاد پر استدلال کرتے ہوئے مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ صحیح تصور دیا کہ انسانی حیثیت میں وہ کیا ہونے والے تھے۔ ایک ایسے مسیحا کی اُن کی توقع جسے لوگوں کی خواہشات کے مطابق اپنا تخت اور شاہی اختیار سنبھالنا تھا، گمراہ کن ثابت ہوئی تھی۔ یہ اُس کے اس نزول کی درست فہم میں حائل تھا کہ وہ بلند ترین مرتبے سے اتر کر اس ادنیٰ ترین مرتبے تک آئے گا جو اختیار

کیا جا سکتا ہے۔ مسیح کی خواہش تھی کہ اس کے شاگردوں کے خیالات پر اعتبار سے پاکیزہ اور سچے ہوں۔ انہیں چاہیے تھا کہ جہاں تک ممکن ہو اس دکھ کے پیالے کے بارے میں سمجھیں جو اس کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے انہیں دکھایا کہ وہ ہولناک کشمکش جیسے وہ ابھی سمجھ نہیں سکتے تھے، اس عہد کی تکمیل تھی جو دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے کیا گیا تھا۔ مسیح کو مرنا تھا، جیسے ہر شریعت شکن کو مرنا پڑتا ہے اگر وہ گناہ میں قائم رہے۔ یہ سب ہونا تھا، مگر اس کا انجام شکست نہیں بلکہ شاندار، ابدی فتح ہونا تھا۔ یسوع نے انہیں بتایا کہ دنیا کو گناہ سے بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اس کے پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ جیسے وہ جیا ویسے ہی جئیں، اور جیسے اس نے کام کیا ویسے ہی کام کریں، شدید اور ثابت قدمانہ کوشش کے ساتھ۔

یوں مسیح اپنے شاگردوں سے کلام فرماتے رہے، ان کے ذہن کھولتے ہوئے تاکہ وہ صحیفوں کو سمجھ سکیں۔ شاگرد تھکے ہوئے تھے، لیکن گفتگو ماند نہ پڑی۔ زندگی اور یقین کے کلمات نجات دہندہ کے لبوں سے نکلتے رہے۔ مگر پھر بھی ان کی آنکھیں روک لی گئی تھیں۔ جب وہ انہیں یروشلیم کی تباہی کے بارے میں بتا رہا تھا، تو وہ اس تباہی کے لیے ٹھہرائے گئے شہر کو دیکھتے ہوئے رو رہے تھے۔ لیکن ابھی تک انہیں ذرا بھی اندازہ نہ تھا کہ ان کا ہم سفر کون ہے۔ وہ یہ نہ سمجھتے تھے کہ جس کے بارے میں وہ گفتگو کر رہے تھے وہی ان کے پہلو میں ساتھ چل رہا ہے، کیونکہ مسیح اپنے آپ کا ذکر اس طرح کرتے تھے جیسے وہ کوئی اور شخص ہوں۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ ان لوگوں میں سے ایک ہے جو اس بڑے جشن میں شریک رہے تھے اور اب اپنے گھر واپس جا رہا ہے۔ وہ بھی ان کی طرح کھردرے پتھروں پر احتیاط سے چلتا رہا، اور کبھی کبھار تھوڑی دیر آرام کے لیے ان کے ساتھ رک جاتا۔ یوں وہ پہاڑی راستے پر آگے بڑھتے گئے، جبکہ وہ ذات جو عنقریب خدا کے دینے ہاتھ بیٹھنے والی تھی، اور جو یہ کہہ سکتی تھی، 'آسمان اور زمین کا تمام اختیار مجھے دیا گیا ہے،' ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ متی 28:18۔

سفر کے دوران سورج غروب ہو چکا تھا، اور مسافروں کے اپنی آرام گاہ تک پہنچنے سے پہلے ہی کھیتوں کے مزدور اپنا کام چھوڑ چکے تھے۔ جب شاگرد اپنے گھر میں داخل ہونے والے تھے تو وہ اجنبی یوں دکھائی دیا جیسے وہ اپنا سفر جاری رکھنے والا ہو۔ مگر شاگردوں کے دل اس کی طرف مائل ہو گئے۔ ان کی روحیں اس سے مزید سننے کو تڑپ رہی تھیں۔ انہوں نے کہا، 'ہمارے ساتھ ٹھہریں۔' وہ دعوت قبول کرتا ہوا معلوم نہ ہوا، لیکن انہوں نے اصرار کیا اور کہا، 'شام ہونے کو ہے، اور دن بہت گزر چکا ہے۔' مسیح نے اس درخواست کو مان لیا اور 'ان کے ساتھ ٹھہرنے کے لیے اندر چلے گئے۔'

اگر شاگردوں نے اپنی دعوت پر اصرار نہ کیا ہوتا، تو وہ یہ نہ جان پاتے کہ ان کے ہم سفر جی اٹھا ہوا خداوند تھا۔ مسیح کبھی اپنی معیت کسی پر زبردستی مسلط نہیں کرتے۔ وہ ان لوگوں میں دلچسپی لیتے ہیں جنہیں اُس کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خوشی سے سب سے سادہ گھر میں داخل ہوگا اور عاجز ترین دل کو شاد کرے گا۔ لیکن اگر لوگ اتنے بے پرواہ ہوں کہ آسمانی مہمان کا خیال بھی نہ کریں، اور نہ اُس سے یہ چاہیں کہ وہ ان کے ساتھ ٹھہرے، تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ یوں بہت سے لوگ بڑا نقصان اٹھاتے ہیں۔ وہ مسیح کو اس سے زیادہ نہیں جانتے جتنا شاگرد جانتے تھے جب وہ ان کے ساتھ راستے میں چل رہا تھا۔

روٹی کا سادہ شام کا کھانا جلدی تیار ہو جاتا ہے۔ اسے مہمان کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے، جو میز کے سرہانے اپنی نشست سنبھال چکا ہے۔ اب وہ کھانے پر برکت دینے کے لیے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ شاگرد حیرت سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان کا ساتھی بالکل اسی طرح اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے جیسے ان کے استاد کیا کرتے تھے۔ وہ دوبارہ دیکھتے ہیں، اور دیکھو، انہیں اس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ دونوں بیک وقت پکار اٹھتے ہیں: یہ خداوند یسوع ہے! وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے!

وہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ اس کے قدموں پر گر پڑیں اور اس کی عبادت کریں، مگر وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ وہ اس جگہ کو دیکھتے ہیں جہاں ابھی کچھ دیر پہلے وہ موجود

تھا—وہی جس کا جسم حال ہی میں قبر میں پڑا ہوا تھا—اور آپس میں کہتے ہیں، 'کیا جب وہ راہ میں ہم سے گفتگو کرتا تھا اور ہمارے لیے صحیفوں کو کھولتا تھا تو ہمارا دل ہمارے اندر جلتا نہ تھا؟'

مگر اس عظیم خبر کو پہنچانے کے لیے وہ بیٹھ کر گفتگو نہیں کر سکتے۔ ان کی تھکن اور بھوک دور ہو چکی ہے۔ وہ اپنا کھانا چکھے بغیر چھوڑ دیتے ہیں، اور خوشی سے لبریز فوراً اسی راستے پر پھر روانہ ہو جاتے ہیں جس سے وہ آئے تھے، شہر میں شاگردوں کو یہ خوشخبری سنانے کی جلدی میں۔ کچھ جگہوں پر راستہ محفوظ نہیں، لیکن وہ کھڑی جگہوں پر چڑھتے ہیں، چکنے پتھروں پر پھسلتے ہوئے۔ انہیں دکھائی نہیں دیتا، انہیں معلوم نہیں کہ جس نے ان کے ساتھ یہ راستہ طے کیا ہے اسی کی حفاظت انہیں حاصل ہے۔ زائرانہ لاٹھی ہاتھ میں لیے وہ آگے بڑھتے جاتے ہیں، اتنا تیز جانا چاہتے ہیں جتنی ہمت نہیں پڑتی۔ وہ کبھی اپنی راہ کھو بیٹھتے ہیں، مگر پھر اسے پا بھی لیتے ہیں۔ کبھی دوڑتے، کبھی لڑکھڑاتے، وہ آگے ہی بڑھتے جاتے ہیں، ان کا نادیدہ رفیق تمام راستہ ان کے بالکل ساتھ رہتا ہے۔

رات تاریک ہے، لیکن راستبازی کا آفتاب ان پر چمک رہا ہے۔ ان کے دل خوشی سے اچھل اٹھتے ہیں۔ انہیں یوں لگتا ہے جیسے وہ ایک نئی دنیا میں ہیں۔ مسیح ایک زندہ نجات دہندہ ہے۔ وہ اب اسے مردہ جان کر اس پر ماتم نہیں کرتے۔ مسیح جی اٹھا ہے—وہ اسے بار بار دہراتے ہیں۔ یہی پیغام وہ غمزدہ لوگوں تک لے جا رہے ہیں۔ انہیں عمواس کو جانے والے سفر کی حیرت انگیز داستان سنانی ہے۔ انہیں بتانا ہے کہ راستے میں ان کے ساتھ کون آ ملا۔ وہ دنیا کو دیا گیا سب سے عظیم پیغام اٹھائے ہوئے ہیں—خوشخبری کا وہ پیغام جس پر بنی نوع انسان کی امیدیں وقت کے لیے بھی اور ابدیت کے لیے بھی منحصر ہیں۔ ازمنہ کی آرزو، 795-801۔